بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

جلد ۴۳/۸ ۔ ۱۷ اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۷۸

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور میں ساڑھے تین ماہ قیام فرمانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے گئے

روانگی سے قبل جماعت احمدیہ لاہور کے نام حضرت میاں صاحب کا پیغام

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور میں علاج کی غرض سے ساڑھے تین ماہ قیام فرمانے کے بعد آج بذریعہ کار واپس ربوہ تشریف لے گئے ۔ آپ صبح آٹھ بجے اپنی قیام گاہ ۹۶ ۔ ایبٹ روڈ سے روانہ ہو کر پہلے رتن باغ تشریف لائے ۔ اور وہاں تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد پھر ربوہ کے لئے روانہ ہوئے ۔ جماعت احمدیہ لاہور کے بعض احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے ۹۶ ایبٹ روڈ اور رتن باغ میں پہلے سے آئے ہوئے تھے ۔ چنانچہ مکرم ضیاء اللہ صاحب آف ملٹری ڈیپو اور چوہدری عبدالستار صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ فنانس حکومت پنجاب نمبر ۹۶ ایبٹ روڈ پر حاضر ہو کر آپ کو الوداع کہا ۔ اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا بالخصوص مکرم ضیاء اللہ صاحب مشایعت کی غرض سے اپنی کار میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے ہمراہ رتن باغ بھی پہنچے ۔ اور یہاں سے روانگی سے قبل دعا میں شریک ہونے کی بھی سعادت حاصل کی ۔ جن احباب نے رتن باغ میں حاضر ہو کر حضرت میاں صاحب مدظلہ کو الوداع کہا ۔ ان میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ۔ مکرم پروفیسر سید عبدالقادر صاحب اور مکرم مولوی ارجمند خان صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے افراد بھی شامل تھے ۔

روانگی سے قبل حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جماعت احمدیہ لاہور کے نام حسب ذیل پیغام اشاعت کے لئے عنایت فرمایا:

"میں لاہور سے ربوہ جاتے ہوئے احباب لاہور کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساڑھے تین ماہ کے قیام لاہور میں نہ صرف میری صحت کے لئے درد دل سے دعائیں کیں ۔ بلکہ عیادت اور اخلاص اور محبت کے حق کا بھی کامل اسلامی نمونہ دکھایا جزاکم اللہ خیرا ۔ احباب دعا جاری رکھیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد پوری شفا دیکر خدمت دین کی توفیق دے ۔ اور ہم سب کو حسنات دارین سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو"

خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۶/۱۰/۱۹۵۴ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۵ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے ۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ویسی ہی ہے گھٹنہ میں ابھی ورم ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ کے ایک سو خدام نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ساتھ مل کر گرے ہوئے مکانوں کی از سر نو تعمیر کا کام شروع کر دیا

لاہور کی تیرہ نواحی بستیوں میں ۴۴ مکانوں کی تعمیر ۔ ان میں سے بعض مکان آج ہی مکمل کر دیئے گئے

۲۷ معمار خدام اور دیگر اراکین مجلس نے اس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کیا کہ حکام اور عوام داد دیئے بغیر نہ رہ سکے

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۶ اکتوبر ۔ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت ربوہ سے آئے ہوئے ایک سو سے زائد خدام نے جن میں دیگر ماہرین تعمیر کے علاوہ ۲۷ معمار بھی شامل ہیں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ساتھ مل کر آج یہاں گرے ہوئے مکانات کی از سر نو تعمیر کا کام شروع کر دیا ۔ یہ خدام تعمیر کا ضروری سامان پھاوڑے ٹوکریاں اور کدالیں وغیرہ ربوہ ہی سے اپنے ساتھ لائے ہیں ۔ آج انہوں نے پولیس کے حکام کے تعاون اور امداد سے لاہور کے گرد و نواح کی تیرہ بارش زدہ بستیوں میں غریب و نادار لوگوں کے ۴۴ مکانوں کی بنیادیں اٹھا کر پوری پوری دیواریں کھڑی کر دیں ۔ اور ان میں سے بعض کی چھتیں ڈال کر انہیں مکمل بھی کر دیا ۔ خدام کی تیرہ امدادی پارٹیوں نے جن میں سے ہر ایک قریباً چھ چھ معماروں اور خدام کی ایک خاصی تعداد پر مشتمل تھی ۔ آج جن بستیوں میں تعمیر کا کام کیا ۔ ان میں لیاقت پارک ۔ احاطہ لچھمن سنگھ ۔ چوہچہ صاحب ۔ کمہار پورہ جھگی یا گرمیاں ۔ بدھو آوا ۔ وارث روڈ ۔ کا نگڑہ آبادی نزد صدر دفتر جماعت اسلامی پاکستان ۔ علاقہ مندر چونی لال واقعہ ملتان روڈ ۔ دھوبی منڈی اور راوی روڈ کی متعدد بستیاں شامل ہیں ۔

ربوہ سے آئے ہوئے معمار صاحبان اور دیگر خدام نے اس قدر محنت اور جانفشانی اور خلوص کے ساتھ کام کیا کہ پولیس حکام اور ان بستیوں کے رہنے والے عش عش کر اٹھے ۔ ہر ایک نے ہی ان کے جوش عمل ان تھک محنت اور بے پناہ جذبۂ خدمت خلق کی تعریف کی ۔ ہرچند کہ آج پہلا دن تھا ۔ تعمیر کا پورا سامان بھی میسر نہ تھا ۔ اور ابتدائی انتظام کی وجہ سے دیر میں کام شروع ہوا ۔ پھر بھی ان تمام رکاوٹوں کے باوجود خدام نے توقع سے کہیں بڑھ کر کام کیا ۔ اور اس طرح حسن عمل کی شاندار مثال قائم کر دکھائی ۔ جن بستیوں میں خدام کام کر رہے تھے وہاں کے رہنے والوں اور پولیس کے حکام نے دوپہر کے وقت انہیں کھانا کھلانے کی بے حد کوشش کی لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا ۔ کہ ہم کام کرنے آئے ہیں کھانا کھانے نہیں آئے ۔ چنانچہ جب انہیں کھانا کھلانے کے لئے مجلس کی دو کرسی یا ریاں وہاں پہنچیں تو پولیس کے افسران اور وہاں کے عوام نے اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ آپ کے خدام صحیح معنوں میں رضا کار ہیں ۔ کیونکہ ہماری ہزار کوشش کے باوجود انہوں نے کھانے وغیرہ سے متعلق ہماری پیشکش کو ہرگز قبول نہیں کیا ۔ اور برابر اس بات پر مصر رہے کہ ہم خدمت کرنے آئے ہیں خدمت لینے نہیں آئے ۔

قافلے کا استقبال!

ربوہ کے ایک سو سے زائد خدام کا یہ قافلہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی سرگرمیوں میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے کل رات کے ۱۰ بجے بذریعہ ریل لاہور پہنچا تھا ۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے عہدیداران

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تمام پاکستان میں قائد ملت خان لیاقت علی خان کی تیسری برسی نہایت احترام سے منائی گئی

کراچی ۱۶ اکتوبر ۔ آج تمام ملک میں قائد ملت خان لیاقت علی خاں کی تیسری برسی منائی گئی ۔ انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا عام جلسے کئے گئے ۔ تمام سرکاری دفاتر بند رہے ۔ اور سینکڑوں آدمی فاتحہ کے لئے ان کے مزار پر پہنچے ۔ وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر بریلوی نے اپنی ایک نشری تقریر میں قائد ملت کے پیغام کی وضاحت کی ۔ انہوں نے کہا قائد ملت اسلامی روح کے علمبردار تھے ۔ انہیں یقین تھا کہ پاکستان ان

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

"صحت دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا: ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے اور اصل بیماری میں بڑی حد تک افاقہ ہے ۔ لیکن سینے کی خرابی اکثر رہتی ہے ۔ اور کبھی سینے کی بائیں جانب بوجھ محسوس ہوتا ہے ۔

احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

ایڈیٹر: ۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر بیرون میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو

عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئاً ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اگرچہ یہی کیوں نہ ہو کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔

کیا آپ نے سفر امریکہ کی تحریک میں حصہ لیا ہے؟

برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ کا دورہ فرمادیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا خرچ اندازاً پچھتر ہزار روپے لگی گی تھا بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کردی تھی۔ بعض احباب ایسے ہیں جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کرسکے۔ اور بعض احباب سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے احباب سے درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی کی طرف جلد تر توجہ فرمادیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

ضیاء الاسلام پریس کی طرف سے ضروری اعلان

ضیاء الاسلام پریس کے لئے ایک مشین مین اور دو کاغذیوں کی (جو مشین میں کاغذ دیتے ہیں) فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب درخواست میں اپنے تجربہ اور تنخواہ جو وہ کم از کم لینا چاہتے ہوں کا بھی ذکر کریں۔ (چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کی عہدہ داران کا ضروری اجلاس

لجنہ اماءاللہ کے جملہ حلقہ جات کی تمام عہدہ داران مورخہ ۱۷ اکتوبر بروز اتوار بوقت صبح نو بجے رتن باغ میں تشریف لے آئیں۔ (زینب حسن جنرل سکرٹری)

شکریۂ احباب

خاکسار کی خوشدامنہ کی وفات پر بہت سے دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور ہمدردی کے پیغامات وصول ہوئے ہیں۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ سید بشیر احمد منیر دواخانہ خدمت خلق ربوہ

دُعائے مغفرت

ہماری دادی جان مورخہ ۳/۱۰/۵۴ کو بروز اتوار اس دار فانی سے رحلت فرماگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل عمر واقف زندگی (۲) خاکسار خادم سلسلہ کا جوان اکلوتہ لڑکا عزیز میاں جلال الدین احمد بعمر ۲۴ سال اڑیسہ کے ایک ایسے مقام اور ایسی کس مپرسی کی حالت میں مورخہ ۳/۱۰/۵۴ اچانک فوت ہوکر خاکسار کو داغ مفارقت دے گیا انا للہ وانا الیہ راجعون جہاں مرحوم کا جنازہ پڑھنے والے کوئی احمدی نہیں تھے۔ پیارے امام اور تمام بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ دعائے مغفرت۔ اور جنازہ غائب پڑھ کر خاکسار کو ممنون فرمائیں۔ سید صمصام الدین احمد مبلغ اڑیسہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کرنے کیلئے آیا ہوں

"اس چودھویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا۔ تاکہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں مسلمانوں میں پیدا ہوگئی ہیں ان کو دور کروں۔ اور اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کروں۔ اور بیرونی طور پر جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب دوں۔ اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں۔ خصوصیت کے ساتھ وہ مذہب جو صلیبی مذہب ہے۔ یعنے عیسائی مذہب اس کے غلط اعتقادات کا استیصال کروں۔ جو انسان کے لئے خطرناک طور پر مضر ہیں۔ اور انسان کی روحانی قوتوں کے نشوونما اور ترقیات کے لئے روک ہیں" (ملفوظات)

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

فرمایا:۔

(۱) اس زمانہ میں اسلام ایک مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اور کفر کا دنیا پر غلبہ ہے۔ اب جو شخص قرآن اور اسلام کی خدمت کرکے دکھادے گا۔ ہم مان لیں گے کہ وہی ہے کہ جس کی زمانہ کو ضرورت تھی۔ حضرت مرزا صاحب نے یہی کہا کہ

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(۲) اس کی وجہ یہی ہے کہ جب اسلام ایک بیمار کی طرح تھا تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالےٰ اسے علاج کے بغیر رہنے دیتا۔ یہی ہم غیر احمدیوں سے کہتے ہیں۔ کہ مسیح نے جو کام کرنا تھا جب وہ سب کچھ مرزا صاحب کر رہے ہیں۔ تو تمہیں اس کے ماننے میں کیا عذر ہے۔

(۳) مسیح نے عیسائیت کا زور توڑنا تھا۔ وہ مرزا صاحب نے توڑ دیا مسیح نے غلط خیالات اور غلط عقائد کی اصلاح کرنی تھی وہ آپ نے کردی۔ اس طرح قرآن کی آپ نے خدمت کی۔ اسلام کی آپ نے اشاعت کی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو آپ نے پھیلایا۔ پھر اور کونسا کام ہے۔ جو مسیح آکر کرے گا۔ جب ایک شخص نے ثابت کردیا۔ کہ اس نے اصلاح کا کام کردیا ہے۔ تو انکار کے کوئی معنے نہیں۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی تعمیل میں کہ قرآن کریم کا پیغام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔ ۱۹۳۴ء کے آخر میں جبکہ دشمن چاروں طرف سے اسلام پر حملہ آور تھا۔ تحریک جدید کا اجرا فرمایا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے۔ اور قرآن کریم کو دنیا تک پہنچایا جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے ماتحت بیرونی دنیا میں مبلغ بھجوائے گئے۔ تحریک جدید کے اجرا کے بعد میرے خیال میں مبلغ ساٹھ کے قریب ہوگئے"

یہی وہ تحریک جدید ہے۔ جس کے انیس سال اب ختم ہوچکے ہیں۔ اور جن مجاہدین نے متواتر اس میں انیس سال حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ایک کتاب میں شائع کرنے کے لئے لکھے جا رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے ان کی انیس سالہ اشاعت اسلام میں دی ہوئی مدد بھی دکھائی جارہی ہے۔

پس اگر آپ بھی دفتر اول کے سابقون الاولون ہیں۔ تو اس میں اپنا نام درج کروالیں۔ اگر کوئی سال باقی رہ گیا ہے۔ تو اسے پورا کرکے نام درج کروالیں۔ تا فہرست شائع ہونے پر آپ کو دل میں بشاشت اور خوشی ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

میاں فضل دین صاحب مہاجر سکنہ سکھا نندہ ضلع فیروزپور حال وارد موضع فیروز والہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا چھوٹا لڑکا عنایت اللہ بقضائے الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بہتر نعم البدل عطا فرمائے۔ چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۴۳ھ

اقتصادی نقطۂ نظر

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مادی حیات کو قائم رکھنے کے لئے انسان کو مادی اشیاء کی ضرورت ہے۔ مگر جیسا کہ کہا گیا ہے۔ انسان صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ صحیح زندگی گذارنے کے لئے صرف مادی ضروریات کی بہم رسانی مکتفی نہیں ہے۔ بلکہ انسان اکثر اپنے بعض جذبات کے لئے زندگی جیسی چیز کو بھی قربان کر دیتا ہے۔ اور اسی کو اپنی حیات کی تکمیل سمجھتا ہے۔ اس امر کو علامہ اقبال مرحوم نے اس طرح بیان کیا ہے۔ ؏

ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

افسوس ہے کہ مغربی اقوام نے گذشتہ چند صدیوں میں صرف یک طرفہ مادی ترقیات میں اتنا غلو کیا ہے۔ کہ جہاں پہلے لوگ صحیح اعتقادات کو حاصل زندگی سمجھتے تھے۔ اب صرف اقتصادی بہتری کو ہی مقصد حیات سمجھا جاتا ہے۔ یہ دراصل موجودہ عیسائیت کے غیر معقول اور ترک دنیا قسم کے اعتقادات کا ردعمل ہے۔ چونکہ مغربی اقوام کے سامنے دین کا صحیح تصور نہیں تھا۔ اس لئے جب وہ عیسائیت کے عقائد سے بیزار ہوئیں۔ تو سرتاپا مادیت کی طرف جھک گئیں۔

انقلاب فرانس کے بعد مغرب میں نیشنلزم کا ظہور ہوا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ہر نیشن زیادہ سے زیادہ مادی قوت جمع کرے۔ ساتھ ہی صنعتی اور سائنسی ترقی کا آغاز ہوا۔ جس نے مادی ترقیات کو ہر قوم کا مطمح نظر بنا دیا۔ مذہبی اور اخلاقی اقدار کمزور ہوتی چلی گئیں۔ صنعتی ترقی نے سرمایہ داری کو جنم دیا۔ آہستہ آہستہ تمام اقوام کے افراد دو اقتصادی طبقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک سرمایہ دار اور دوسرا مزدور۔ درمیانی طبقہ برائے نام رہ گیا۔ سرمایہ داری کا اصول یہ ٹھیرا۔ کہ جو چاہے محنت اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ دولت پیدا کرلے۔ اسی زمانہ میں مغربی اقوام نے ایشیا۔ افریقہ آسٹریلیا۔ اور امریکہ پہنچ کر وہاں کے قدرتی خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح ان کی طاقت اور بھی بڑھ گئی۔ امریکہ۔ آسٹریلیا بعض جزائر اور افریقہ کے اکثر حصوں میں تو مغربی اقوام خود آباد ہو گئیں۔ اور وہاں کے اصل باشندوں کو یا تو بالکل ختم کر دیا۔ یا انہیں ایسی پست حالت میں کر دیا۔ جس طرح ہندوستان میں آریہ قوم نے اصل باشندوں کو کر دیا۔ یعنی خود تو ہر چیز کے مالک بن گئے۔ اور اصل باشندوں کو صرف اپنی خدمات کے لئے زندہ رہنے دیا۔ البتہ ایشیا میں یہ اقوام ایسا نہ کر سکیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں پہلے ہی ترقی یافتہ اقوام آباد تھیں۔ مگر انہوں نے اپنی برتر مادی طاقت کی وجہ سے انہیں بھی قسم قسم کی زنجیروں میں جکڑ لیا۔

پہلی عالمگیر جنگ سے پہلے تمام ایشیا کی یہی حالت تھی۔ مگر جنگ کے بعد مشرقی اقوام میں بھی کچھ بیداری کے آثار پیدا ہوئے۔

انہی ایام میں خالص اقتصادی رجحانات کی وجہ سے خود یورپ میں ایک انقلابی رو رونما ہوئی جس نے آخر میں کمیونزم کی صورت اختیار کر لی۔ ایک یہودی الاصل جرمن مارکس نے اقتصادی نظریات کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی۔ اس نے اپنی تصنیفات میں سرمایہ داری نظام پر سخت تنقید کی اور یہ نظریہ پیش کیا۔ کہ دولت در اصل مزدور پیدا کرتے ہیں۔ سرمایہ داران کی محنت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر خود تو عیش کرتے ہیں۔ مگر مزدوروں کو خشک روٹی پر ٹرخا دیتے ہیں۔ اس لئے تمام نظام کو بدل دینا لازمی ہے۔ تمام پیداوار قومی حکومت کے قبضہ میں ہونی چاہیئے۔ اور کوئی شخص کسی چیز کا مالک نہ سمجھا جائے۔ پہلے تو ایسی انجمنیں بنائی گئیں جن کا مقصد یہ تھا۔ کہ آہستہ آہستہ تمام پیداوار کو قومی بنا دیا جائے۔ مگر جب اس میں جلد کامیابی نہ دیکھی۔ تو مارکس اور اس کے رفیق انجلز نے یہ نظریہ پیش کیا۔ کہ پرولتاریہ یعنی مزدور بالجبر حکومت پر قبضہ کر لیں۔ اور جو اس معاملہ میں سد راہ ہو اس کو مٹا دیا جائے۔ ان کے خیال میں مذہبی ادارے بھی سرمایہ داری کے سہارے ہیں۔ اس لئے مذہب کو بھی جو کچھ اس کا باقی رہ گیا ہے۔ مٹا دیا جائے اور اللہ تعالےٰ سے بھی انکار کر دیا جائے۔

اگرچہ سرمایہ داری نظام کی بنیاد بھی محض مادیات پر تھی۔ مگر وہ کھلم کھلا الحاد کا حامی نہیں تھا۔ البتہ مذہب بہت حد تک کمزور ہو چکا تھا۔ اخلاقی اور روحانی اقدار ملیامیٹ ہو چکی تھیں۔ روپیہ سے نہ صرف عیاشی کے سامان خریدے جا سکتے تھے۔ بلکہ دین بھی خریدا جا سکتا تھا۔ مذہب کا ایک ڈھانچہ رہ گیا تھا۔ غالباً اسی وجہ سے کمیونزم نے مذہب کی مخالفت کو بھی اپنے مقاصد میں داخل کر لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مذہب کمزور نہ ہو جاتا۔ اور اخلاقی اور روحانی اقدار مٹ نہ جاتیں۔ اور دنیا کے تصورات محض اقتصادی نہ بن جاتے تو کمیونزم معرض وجود میں ہی نہ آتا۔

آج دنیا کو جو تباہی کا خطرہ لگا ہے۔ وہ بظاہر کمیونزم اور جمہوریت کے تصادم کی وجہ سے نظر آتا ہے۔ مگر کمیونزم اور جمہوریت کے تصادم کی وجہ یہ ہے۔ کہ دنیا کے رجحانات بالکل اقتصادی ہو گئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تمام دنیا انسان کی بہبودی صرف مادی ترقیات میں سمجھنے لگی ہے۔ اور اخلاق اور روحانی اقدار اس کی نظر میں بالکل ہیچ اور بیکار ہو گئے ہیں۔

موجودہ دنیا کی جو حالت ہے۔ وہ اس بیان سے واضح ہوتی ہے۔ جو موجودہ ایشیائی واقعات متعلق مشرق بعید کے معاملات کے محکمہ کے اقتصادی رہنما مسٹر چارلس الیف بالڈون نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ

”اگر ہم موجودہ ایشیائی واقعات کی سطح کے تلے نظر دوڑائیں۔ تو ہم دیکھیں گے کہ ایشیا ایک ایسا وسیع رقبہ ہے۔ جہاں دو طاقتور سیاسی تحریکیں کار فرما ہیں۔ ایک وہ تحریک ہے۔ جو انسان کی قدیم خواہشات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جس کو ہم ایشیائی قومیتی انقلاب کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ اور دوسری تحریک جو انتہے ہی تدیم عزم کے ساتھ اپنا حاکمانہ غلبہ قائم رکھنا چاہتی ہے۔ کمیونزم کی عظیم جتھہ بندی ہے۔ ان میں سے ایک تو انسانی آزادی کے جادہ کو منور کر سکتی ہے۔ اور دوسری ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو بجھا سکتی ہے“۔

مسٹر بالڈون نے جو کچھ فرمایا ہے۔ محض اقتصادی نقطۂ نظر سے فرمایا ہے۔ آپ کے خیال میں اشتراکیت کی جتھہ بندی ایشیائی ممالک کی آزادی کو سلب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب کسی ملک کی آزادی کا انحصار محض اقتصادی بہبودی پر ہے۔ اور اخلاق اور روحانیت کوئی شے نہیں۔ تو یقیناً نہ صرف ایشیائی ممالک پر بلکہ تمام دنیا پر وہی قومیں حکمرانی کریں گی۔ جن کے پاس مادی طاقت ہے۔ اور جن کی اقتصادی حالت اقویٰ ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک دنیا صرف مادی قوتوں کے چکر میں رہے گی۔ اور عدل و انصاف اور دوسری اخلاقی اقدار کو نظر انداز کرتی رہے گی۔ دنیا میں نہ تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی قوم اپنی آزادی کے متعلق مطمئن ہو سکتی ہے۔

دونوں تحریکوں میں سے ایک بھی انسانی زندگی کے راستہ میں روشنی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ دونوں ہی ظلمت الحاد کی پیداوار ہیں۔ جس نے انسانی عقل کی شمع کو بھی بجھا دیا ہے۔ اب دنیا کو صرف ایک زبردست روحانی تحریک ہی بچا سکتی ہے۔ شاید جس کا خیال بھی مسٹر چارلس الیف بالڈون ایسوں کو کبھی نہیں آیا۔ کیونکہ انہوں نے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک صرف مادیات کی دنیا میں ہی پرورش پائی ہے۔ اور صرف اقتصادی پیمانوں ہی سے زندگی کی پیمائش کرنا سیکھا ہے۔

فلائنگ آفیسر عبدالحمید صاحب غزنوی کی ناگہانی وفات پر اظہار تعزیت

(۱) تعلیم الاسلام کالج ربوہ :- تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اساتذہ اور طلباء کا یہ اجلاس فلائنگ آفیسر عبدالحمید صاحب غزنوی کی ناگہانی اور المناک وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ہمارے کالج کے اولڈ بوائز میں سے تھے۔ ہم اس جانکاہ صدمہ پر مرحوم کے والد محترم نیک محمد خاں صاحب غزنوی۔ ان کے دیگر پسماندگان اور ان کے آفیسر کمانڈنگ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(۲) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء اور اساتذہ کا یہ اجتماع فلائنگ آفیسر عبدالحمید صاحب غزنوی کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اس سکول کے فارغ التحصیل ہونہار نوجوان ہونے کے علاوہ سلسلہ کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔ یہ اجتماع اس صدمۂ جانکاہ پر مرحوم کے والدین سے اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خان ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر مرحوم کے خاندان کے بعض افراد ناہید۔ امۃ الباری صاحب اور بیگم ہادی علی صاحب بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ رشید علی موہنی روڈ لاہور۔

(۲) میری بیوی دیر سے بیمار ہے۔ آج کل لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب دعا فرما دیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی جسونت بلڈنگ لاہور۔

(۳) اخویم شاہ جی محمد اکبر خاں صاحب پر فالج کا حملہ دائیں پاؤں۔ ہاتھ۔ آنکھ۔ کان پر ہوا۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سعد اللہ ترنگ زئی۔ حال بولٹن بلاک کمرہ نمبر ۳ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور۔

ولادت

مورخہ ۱۵ / اکتوبر کو میر نور احمد صاحب تالپور (کراچی) کو لاہور میں اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی۔ چوہدری وزیر محمد صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کی والدہ کی حالت یکدم خراب ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں داخل کر دیا گیا۔ اب حالت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

معاہدات کی پابندی اور امن عالم

قرآن مجید کی تعلیم کی برتری

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

نئی ایجادات کی وجہ سے ملکوں اور قوموں کے تعلقات پہلے کی نسبت بہتر بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بدتر بھی۔ ان تعلقات کو بہتر بنانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ مختلف ممالک اور مختلف قومیں ایک دوسرے کے ساتھ معاہدات کے رشتے میں منسلک ہو جائیں۔ یہ معاہدات ایسے ہوں۔ جن میں تمام انسانوں کی آزادی اور حریت کو بنیادی طور پر تسلیم کیا جائے۔ قوموں اور ملکوں کو اپنے اپنے حدود میں اپنی بہتری اور بھلائی کے لئے ہر اقدام کی ضمانت دی گئی ہو۔ کوئی قوم اپنی کثرت۔ اپنے سازو سامان اور اپنے اسلحہ وغیرہ کی وجہ سے دوسری قوم کو ماتحت رکھنے کا اختیار نہ رکھے۔ اس قسم کے واضح اور غیر مبہم معاہدات ہی انسانوں میں امن و سلامتی کی لہر دوڑا سکتے ہیں۔ اور اسی سے ان کی ترقی اور عروج کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ موجودہ خطرناک اور مہلک ترین ایجادات انسانیت کی تباہی کا ایک کھلا اعلان ہیں۔

معاہدات کرتے وقت انتہائی صاف گوئی اور وضاحت سے کام لینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ الفاظ کچھ اور بولے جائیں۔ اور دل میں کچھ اور ہو۔ الفاظ کے داؤ پیچ سے کلی اجتناب ضروری ہے۔ قرآنی اصطلاح میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ قول سدید اختیار کرنا چاہیئے۔ اور پھر معاہدہ اس نیت اور عزم سے کرنا چاہیئے۔ کہ اسے پوری طرح نبھایا جائے۔ وہ قومیں جو معاہدات کو کاغذ کا پرزہ خیال کرتی ہیں۔ اور ذرا سے لالچ یا خطرہ کے وقت اسے چاک کر دیتی ہیں۔ وہ کوئی پائیدار عزت اور دائمی عروج حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان پر کسی قوم کو بھی اعتبار نہیں ہوتا۔ وقت آنے پر دوسرے بھی ان کو دھوکا دے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر درست اور راست اقدام یہی ہے۔ کہ افراد اور قومیں صفائی سے معاہدات کریں۔ اور پوری مضبوطی اور تمام حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی پابندی کریں۔ آج دنیا کا امن صرف اسی بنیاد پر قائم ہو سکتا ہے۔ کہ تمام قومیں مضبوط اور پختہ معاہدات کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہو جائیں۔ اور ان معاہدات کی حقیقی اور پوری پابندی کریں۔ معاہدات کی پابندی نہ صرف اخلاقی ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ تمدنی ترقی کا ذریعہ ہے۔ بلکہ دنیا کا امن و امان بھی معاہدات کی پابندی پر ہی موقوف ہے۔

قرآن مجید اپنی تمام تعلیمات میں یگانہ و فرد ہے۔ کسی اور کتاب میں اس جیسی روحانی۔ اخلاقی اور تمدنی تعلیم موجود نہیں ہے۔ معاہدات کے بارے میں بھی قرآن مجید نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان کی مثال کسی اور جگہ تلاش کرنا عبث ہے۔ وید ہوں یا تورات و انجیل ہو۔ ژند وستفا ہو۔ یا زبور ہو۔ ہر جگہ قرآنی تعلیم کا مثیل مفقود ہے۔ بعض الہامی کتابوں میں تو معاہدات کی پابندی کا ذکر تک موجود نہیں۔ اور بعض میں اس بارے میں دھندلے سے اشارات پائے جاتے ہیں۔ مگر قرآن مجید نے معاہدات کے متعلق جامع اور مکمل تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

(الف) واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (اسراء - ۴) کہ مسلمانو! تم معاہدات کی پوری پوری پابندی کرو۔ کیونکہ معاہدہ کے بارے میں تم اللہ تعالے کے سامنے بھی جوابدہ ہو۔

(ب) ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یومنون۔ الذین عاھدت منھم ثم ینقضون عھدھم فی کل مرۃ وھم لا یتقون۔ (انفال ۵۵ - ۵۶) وہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ جو ایمان کی بجائے کفر اختیار کرتے ہیں۔ جن سے تم نے بار بار معاہدات کئے۔ مگر انہوں نے ہر مرتبہ معاہدہ شکنی کی اور خدا ترسی سے کام نہ لیا۔

(ج) واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا۔ ان اللہ یعلم ما تفعلون ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ۔ ولیبینن لکم یوم القیامۃ ما کنتم فیہ تختلفون۔ (النحل ۹۱-۹۲)

کہ جب اللہ تعالےٰ سے عہد باندھو۔ تو اسے بھی پورا کرو۔ اور جب انسانوں سے معاہدات کرو۔ تو ان کو بھی مت توڑو۔ کیونکہ اللہ تعالے کو تم نے اپنے اوپر نگران مقرر کیا ہے۔ اور خدا تعالے تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔ اس عورت کی طرح مت بنو جس نے اپنے سوت کو کاتنے کے بعد ریزہ ریزہ کر دیا۔ تم لوگ قسموں اور معاہدات کو باہمی فریب کاری کا ذریعہ بناتے ہو۔ اور چاہتے ہو۔ کہ ایک قوم دوسری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر زیادہ ترقی کر جائے۔ دنیا تو تمہاری آزمائش گاہ ہے۔ اللہ تعالے تمہارے اختلافات کو قیامت کے دن کھول کر بیان کر دے گا۔

(د) ولا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم فتزل قدم بعد ثبوتھا۔ (النحل ۹۴) کہ تم باہمی معاہدات کو فریب کاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہاری ساکھ جاتی رہے گی۔ اور تم جادۂ صواب سے منحرف ہو جاؤ گے۔

(ھ) الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق۔ (الرعد - ۲۰) مومن وہ ہیں جو خدا کے عہد کو بھی پورا کرتے ہیں۔ اور انسانوں سے کئے ہوئے معاہدات کو بھی نہیں توڑتے۔

(و) والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ (المومنون ع ۸) اللہ کے نیک بندے وہ ہیں۔ جو امانتوں اور معاہدات کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔

(ز) وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین۔ (اعراف ۱۰۲) موجودہ زمانہ کے اکثر لوگ عہد کے پابند نہیں۔ ان کی اکثریت عہد شکن ہے۔

ان آیات سے اصولی طور پر عیاں ہے۔ کہ قرآن مجید معاہدات کی پابندی پر کس قدر زور دیتا ہے۔ قرآن مجید کے نزدیک انسانیت کا شرف۔ قوموں کے عروج کا راز اور مومنوں کے ایمان کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ معاہدات کی پابندی کرتے ہیں۔ اور معاہدہ شکنی سے کلی اجتناب اختیار کرتے ہیں

قرآن کریم جس حد تک معاہدات کے احترام کی تلقین فرماتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل چار آیات سے بالکل عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم۔ ان اللہ یحب المتقین۔ (التوبہ ۴) کہ جن مشرکوں سے تم نے معاہدات کر رکھے ہیں۔ اور انہوں نے اسکی پابندی کی ہے۔ اور تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کی مدد نہیں کی۔ تم ان کے معاہدات کو ان کی مدت تک پورا کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یقیناً متقیوں سے پیار کرتا ہے۔

(۲) واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیھم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین۔ (انفال ۵۸) کہ اگر کسی معاہد قوم کی طرف سے عہد شکنی کی صورت پیدا ہو رہی ہو۔ تو العنی صاف علی الاعلان بتا کر معاہدہ کو ختم کیا جائے۔ اللہ تعالے خیانت کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا۔

(۳) الا الذین یصلون الی قوم بینکم وبینھم میثاق (النساء ۹۰) کہ جنگجو مجرم ایسی قوم کے پاس چلے جائیں۔ جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ تم ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(۴) ان الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک بعضھم اولیاء بعض والذین اٰمنوا ولم یھاجروا ما لکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ (الانفال ۷۲) جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے اموال و نفوس کے ذریعہ راہِ خدا میں جہاد کیا۔ نیز وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو پناہ دی۔ اور دین کی نصرت کی۔ وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے۔ مگر انہوں نے ہجرت نہ کی۔ تم ان کی مدد کے اس وقت تک ذمہ دار نہ ہوگے۔ جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ البتہ اگر وہ دین کے باعث مظلوم ہو کر طالبِ مدد ہوں۔ تو ان کی مدد کرنا واجب ہے۔ لیکن ان دینی مظلوم مسلمانوں کی مدد بھی تم ان لوگوں کے خلاف نہیں کر سکتے۔ جن سے تمہارا معاہدہ قائم ہے۔ اللہ تعالے تمہارے کاموں کو دیکھنے والا ہے"۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ معاہدات کی پابندی کو اسلام نے مذہبی تعلقات اور اعتقادی اتحاد سے بھی بالا مقام دیا ہے۔ مشرک جب تک معاہدے کے پابند رہیں۔ اور اسے نہ توڑیں۔ مسلمانوں پر بھی پابندی لازم ہے۔ اگر معاہد قوم عہد شکنی کرے۔ تو تم باقاعدہ طور پر کھلے بندوں معاہدہ کو منسوخ قرار دے سکتے ہو۔ مگر خفیہ طور پر اس کی خلاف ورزی قرآن کے رو سے خیانت مجرمانہ ہے۔ مسلمانوں کے خونی دشمن بھی اگر معاہدہ کرنے والے کفار سے جا ملیں۔ تو مسلمان ان دشمنوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر مسلمان مظلوم ہیں۔ اور ہمارے دینی بھائی ہونے کے باعث ہم سے مدد و نصرت کے طالب ہوتے ہیں۔ لیکن ان پر ظلم کرنے والی قوم کا ہم سے معاہدہ ہے۔ تو ہم معاہدہ کی وجہ سے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

معاہدات کی پابندی کا یہ وہ مقام ہے۔ جسے قرآن مجید اپنے پیروؤں کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اگر آج دنیا کی قومیں معاہدات کی قدر و قیمت کو پہچانیں۔ اور ان کی پابندی کریں۔ تو دنیا آئندہ جنگوں سے بچ کر امن و رفاہیت کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ ورنہ ایجادات کی کثرت اور اسلحہ کی بے انداز افراط تاریخ میں ایک مہلک ترین جنگ کا اضافہ کرنے والی ہے۔

(الفرقان)

گولڈ کوسٹ (افریقہ) میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے احمدی مجاہدین کی کامیاب مساعی

ملک کے کونے کونے سے امید افزاء کامیابی کی اطلاعیں۔ ایک عظیم الشان زیر تعمیر مسجد بارہ مقامات پر احمدیہ مدارس کا قیام

57

از مکرم قریشی محمد افضل صاحب قائمقام رئیس التبلیغ گولڈ کوسٹ (افریقہ)

(۲)

کالج کے کاموں کے سلسلہ میں اکرہ۔ کیپ کوسٹ اور دوسرے اور دوسرے مقامات کا سفر کیا۔ اب تک کافی مرتبہ کالج کی گرانٹ کے سلسلہ میں وزیر اعظم گولڈ کوسٹ اور وزیر تعلیم سے مل چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ کماسی کی پریذیڈنٹ ہیں۔ اور عورتوں میں اسلامی روح پھونک رہی ہیں۔

محترم مکرم سعود احمد صاحب کالج کے تمام اموریں پرنسپل صاحب کے دست و بازو ہیں۔ طلباء کی ہفتہ وار میٹنگ منعقد کرواتے ہیں جن میں مختلف مضامین پر طلباء سے تقریریں کروائی جاتی ہیں۔

آپ کالج کے فرائض سرانجام دینے کے علاوہ تبلیغ اسلام میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اسی عرصہ میں آپ نے مختلف مقامات پر پانچ لیکچر دیئے۔ کماسی کے چار پیرامونٹ چیفوں سے ملاقات کی۔ انفارمیشن آفیسر کماسی سے ملے۔ اور انہیں اسلامی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا کماسی کالج آف ٹیکنولوجی کے پرنسپل صاحب سے ملاقات کی۔ الغرض کماسی اور گرد و نواح میں جس رنگ میں بھی خدمت اسلام کا موقع ملا۔ اس سے فائدہ اٹھایا۔

آپ کی بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ کماسی کی جنرل سیکرٹری اور روح رواں ہیں۔ آپ مختلف اوقات میں مسجد جاکر عورتوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرتی ہیں۔ نماز اور ادعیہ ماثورہ یاد کرواتی ہیں۔

خاکسار کے ذمہ گولڈ کوسٹ کے تبلیغی اور تعلیمی کام کی نگرانی ہے۔ تبلیغی میدان میں اس وقت ہم ۲۷ افریقن اور پاکستانی کارکنان کام کر رہے ہیں۔ ہر ایک مبلغ اپنے اپنے حلقہ میں مفوضہ فرائض بجالا رہا ہے۔ چھپے ہوئے فارموں پر ہفتہ وار رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ جس سے مبلغ کی تبلیغی جدوجہد کا علم ساتھ کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ ملک کے کونے کونے میں ہمارے مبلغین کو امید افزا کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چار مرتبہ تمام مبلغین کی میٹنگ ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ میں بلائی گئی جن میں تبلیغی سکیمیں تیار کی گئیں اور اس میدان میں پیدا ہونے والی مشکلات پر غور کیا گیا۔ ہمارے تمام مبلغ اسلامی اور عیسائی لٹریچر سے پوری طرح واقف ہیں۔ اور ہر وقت اور ہر مقام پر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہیں۔

تعلیمی میدان

گولڈ کوسٹ میں اس وقت جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی بارہ عدد تعلیم الاسلام احمدیہ انگریزی اور عربک سکول ہیں۔ جن میں ۵۰ اساتذہ تعلیم پر مامور ہیں۔ روزانہ سکول لگنے سے پیشتر اور اختتام پر تمام طلباء جب سکول کے میدان میں بلند آواز سے قرآن کریم کی دعائیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی اشعار جو حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے عشق میں کہے ہیں۔ خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ تو ایک عجیب سماں پیدا ہوتا ہے۔

ہمارا سالٹ پانڈ احمدیہ مڈل سکول عین بحر اطلانٹک کے کنارے ہے۔ افریقن احمدی طلباء کی رسیلی آواز بحر اطلانٹک سے ٹکرا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کو عجیب دلربا کیفیت سے پورا کرتی ہے۔ جس الٰہی آواز کو برعظیم ہند و پاکستان کے ایک کثیر حصہ نے قبول نہ کیا۔ اسے افریقہ کے مخلصین جان سے عزیز رکھتے ہیں۔

عربی تعلیم

جماعت احمدیہ میں عربی تعلیم حاصل کرنے کا خاص شوق ہے۔ جماعت کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گولڈ کوسٹ میں دو خالصتاً عربی مدارس ہیں ایک وا (۱۷۸) میں دوسرا سویڈرو میں ہے احمدیہ عربک سکول ۱۷۸ الحاج صالح کی نگرانی میں کافی ترقی کر رہا ہے۔ وہاں کے فارغ التحصیل طلباء اچھے خاصے عالم دین بن کر نکلتے ہیں۔ بے تکلف فصیح عربی میں گفتگو کرتے ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے حالیہ دورہ میں اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء ہماری عربی تقاریر کا مقامی زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔

جماعت احمدیہ ۱۵۸ ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ جو شمالی علاقہ جات میں اپنی قسم کی واحد مسجد ہوگی۔

ہمارا دوسرا عربک سکول سویڈرو میں ہے۔ اس وقت ۷۰ سے زائد طلباء اس مدرسہ میں لائق استادوں کی زیر نگرانی دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میں جب اس سکول کے معائنہ کے لئے گیا تو یہ دیکھ کر انتہائی مسرت ہوئی۔ کہ افریقن لڑکے اور لڑکیاں روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے فقرات بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔ بعض عیسائی دوست اپنے بچوں کو ہمارے عربی مدارس میں داخل کروانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی اصل اور سب سے اولین زبان عربی ہے۔

اس عرصہ میں خاکسار نے پچاس بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا۔ جو ملک کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اہم مقامات یہ ہیں۔ اکرہ۔ کنفروڈورا۔ شوشن۔ کماسی عباناگ۔ ٹمالی۔ سہا۔ حال۔ سیکنڈی۔ ابرا۔ اسی کوا اسے موڈاں۔ منکر جنکشن وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اس عرصہ میں خاکسار نے بعض مشہور اصحاب سے ملاقات کی۔ جن میں وزیر اعظم گولڈ کوسٹ۔ فنانشل منسٹر پیرامونٹ چیف اسانکے۔ چیف آف تمالی چیف آف وا۔ اور گورنمنٹ ایجنٹ وا قابل ذکر ہیں۔

اس عرصہ میں خاکسار نے کم و بیش دس ہزار میل کا سفر کیا۔ جو زیادہ تر لاری کا تھا۔ کیونکہ ریل اس ملک میں بہت کم ہے۔ سالٹ پانڈ سے دو نوں بوے سٹیشن علی الترتیب ۷۰ اور ۵۰ میل پر ہیں۔

احمدیہ نیوز پیپر اور سرکلر لیٹر ۔ خاکسار نے چارج لیتے ہی احباب جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ماہانہ سرکلر لیٹر شائع کرنے کا انتظام کیا۔ جو ہر ماہ نہایت باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اور اب دو ماہ سے اخباری سائز کے چار صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ جس کا انتظام محترم سعود احمد صاحب وائس پرنسپل کے سپرد کیا گیا ہے۔

سرکلر لیٹر کی اشاعت کے ساتھ ساتھ گولڈ کوسٹ میں پہلے احمدیہ اخبار کے لئے درخواست دے دی گئی ہے۔ انشاء اللہ العزیز امید ہے کہ عنقریب ہی اس کی اجازت مل جائے گی اول اول ماہانہ پرچہ نکالنے کا ارادہ ہے لیکن بعد میں جلدی پندرہ روزہ اور پھر ہفتہ وار کر دیا جائے گا۔

اس اخبار کے لئے احمدیہ پریس کا سارا انتظام مکمل ہو چکا ہے۔ پریس پہلے سے موجود ہے۔ اور ٹائپس اب پہونچ چکے ہیں۔ اس طرح مستقبل قریب میں احمدیہ پریس کے ذریعہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت شروع ہو جائے گی۔

عید الفطر اور عید الاضحیہ

گولڈ کوسٹ میں عیدین کے موقعہ پر احباب جماعت قربانی کی خاص روح دکھاتے ہیں۔ اس دفعہ ان دونوں عیدوں کے موقعہ پر ۹۰۰/-/- پونڈ (پاکستانی نو ہزار روپے) آمد ہوئی۔ اب پاکستان کی تقلید میں احباب جماعت گولڈ کوسٹ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مجوزہ سفر امریکہ کے لئے فنڈ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ صرف کماسی شہر سے ۱۰۰/-/- پونڈ چندہ ہوا۔

احمدیہ سٹور سالٹ پانڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبارک تحریک پر گولڈ کوسٹ میں تجارتی ادارہ سات سال سے قائم ہے۔ جو احمدیہ سٹور سالٹ پانڈ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سٹور ۱۹۴۷ء میں محترم جناب مولوی صالح محمد صاحب نے شروع کیا تھا۔ اب جب کہ محترم مولوی صالح محمد صاحب رخصت پر پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ سٹور کا انتظام محترم مولوی عبد اللطیف صاحب کے چارج میں ہے۔ جو محنت اور جانفشانی سے اس قومی ادارہ میں کام کر رہے ہیں۔

بالآخر میں اس مختصر سے تبلیغی خاکہ کو بیان کرنے کے بعد میں اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور تمام احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی اشاعت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مٹھی بھر مجاہدوں کی حقیر کوششوں کو بارآور فرمائے۔ عیسائیوں کے پاس بے انداز طاقت اور وسیع ذرائع ہیں۔ ایک طرح سے دیکھا جائے۔ تو ساری یورپین حکومتیں۔ امریکہ۔ کینیڈا اور آسٹریلیا ان کی پشت پناہ ہے۔ لیکن ہمارا انحصار محض اور محض اللہ تعالےٰ کی ذات پر ہے سو احباب جماعت ہم خدام کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۳ء کے صفحہ ۵ پر "اسلام میں حدیث کا مرتبہ" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ عبد الباسط صاحب مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین کا ہے۔

افسوس کہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے نام غلط شائع ہو گیا ہے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

پنجاب کی صنعتی ترقی پر ایک نظر

تقسیم کے بعد پنجاب میں تقریباً دو سو نئے رجسٹر شدہ کارخانے قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں اٹھائیس ہزار سے زائد اشخاص کام کرتے ہیں۔ جہاں تک سوتی کپڑا تیار کرنے کا تعلق ہے۔ صوبے میں پہلے دس سال کے لئے پچیس لاکھ تکلے لگانے کی تعداد مقرر ہے۔ لیکن اس میں سے اب تک ساڑھے چار لاکھ سے زائد تکلے لگائے جا چکے ہیں۔ پنجاب کے باقی ماندہ حصہ کے متعلق توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۵ء کے اختتام تک دو لاکھ تکلے نصب کر کے ان سے کام لینا شروع کر دیا جائے گا۔ گذشتہ سات سال کے عرصہ میں اٹھارہ سوتی کپڑے کی ملیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سے پانچ ملیں سرکاری یا نیم سرکاری کنٹرول کے تحت کام کر رہی ہیں۔ ان میں بورے والہ ٹیکسٹائل مل۔ کوآپریٹو مل خانیوال۔ کوجی مل کالا باغ اور تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر انتظام لیاقت آباد اور کھکھر کی دو ملیں بھی شامل ہیں۔ بورے والہ مل نے جس میں پچاس ہزار سے زائد تکلے اور ایک ہزار کھڈیاں کام کر سکتی ہیں۔ اس سال کے اوائل میں بارہ ہزار پانچ سو تکلوں کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا اور اس سال ماہ ستمبر میں تقریباً بارہ ہزار پانچسو مزید تکلے کام کرنا شروع کر دیں گے۔

دستی کھڈیوں کے ذریعہ کپڑا تیار کرنے کی صنعت صوبے کی اہم ترین صنعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ حال ہی میں دستی کھڈیوں کے جو اعداد و شمار فراہم کئے گئے تھے۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ صوبے میں اس وقت دو لاکھ سے زائد دستی کھڈیاں کام کر رہی ہیں۔ اگرچہ موجودہ وقت میں یہ صنعت سوتی دھاگے کی قلت کے باعث تسلی بخش طریقے سے نہیں چل رہی۔ تاہم اس میں کوئی کلام نہیں کہ نئے کارخانے چلنے سے نہ صرف صوبے کی داخلی ضروریات ہی پوری ہونگی۔ بلکہ پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی خاصی مقدار میں فاضل سوت برآمد کئے جانے کے لئے بچ رہے گا۔

جہاں تک اونی کپڑے کی صنعت کا تعلق ہے تقسیم کے وقت صوبے میں صرف ایک چھوٹی سی مل تھی۔ جس میں دو سو کمبل ماہوار تیار ہو سکتے تھے تقسیم کے بعد اس صنعت کو کافی ترقی دی گئی اور صوبے میں سات وولن سپننگ اور ویونگ ملیں قائم کی جا چکی ہیں۔ ان میں سے ایک کوآپریٹو مل ترقی پر رہی ہے۔ اس کے علاوہ کئی ایک دستی کھڈیوں کے ادارے ہیں۔ جہاں تمام قسم کی اونی اشیاء مثلاً کمبل ٹویڈ وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ محکمہ صنعت و حرفت نے جھنگ میں چھوٹے پیمانے کی اونی صنعت کے لئے ایک تحقیقاتی اور ترتیبی مرکز قائم کیا ہے۔ شاہدرہ میں قالین بنانے والے اکثر مہاجرین کی امداد کے لئے ایک مرکز اور قالین بافی کا نمائشی کارخانہ بھی قائم کیا گیا ہے۔

سیالکوٹ۔ وزیر آباد۔ نظام آباد کے مقامات میں علی الترتیب کھیلوں کے سامان۔ کٹلری اور آلات جراحی کی صنعتوں کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے ۴۸-۱۹۴۷ء میں سات لاکھ روپیہ کی مالیت کے آلات جراحی تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن گذشتہ سال تقریباً بیس لاکھ روپے کی مالیت کا سامان تیار ہوا۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں جو تقریباً چوبیس لاکھ روپے کی مالیت کا کھیلوں کا سامان تیار ہوا تھا ۱۹۵۳ء میں اڑتالیس لاکھ روپے سے زائد مالیت کا سامان تیار کیا گیا۔

پنجاب میں تقریباً تین سو کارخانے مشینی اوزار آئیل انجنوں۔ خاص قسم کے پمپ۔ بیٹری پلیٹیں تاریں۔ بوزری کا سامان۔ عمارتی لوہے کا سامان .... زرعی آلات وغیرہ بنانے میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ جیب کے قریب اعلیٰ پیمانے کی ٹیسل اور ری رولنگ میں بھی کام کر رہی ہیں۔ درجن بھر سائیکل اور سائیکلوں کے پارٹ تیار کرنے والے ادارے اور اسی قدر بجلی کے پنکھے تیار کرنے والے کارخانے۔ صوبے میں موجود ہیں۔ ان کارخانوں میں بیشتر کارخانے تقسیم کے بعد قائم ہوئے ہیں۔ حال ہی میں سلائی کی مشینیں تیار کرنے والے متوسط درجہ کے دو کارخانے بھی جاری کئے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے فنی تعلیم اور تربیت کی توسیع پر خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے۔ دستکاری کے سکولوں میں تعلیمی معیار کو بتدریج بلند کیا جا رہا ہے۔ ہر ضلع میں فنی تعلیم کی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ تاکہ صنعتی اور پیشہ وارانہ مفادات سے دلچسپی رکھنے والے مقامی اشخاص کو ان کی صنعتوں کے لئے ماہر کاریگروں کو تربیت دینے کی اہمیت سے روشناس کیا جائے۔

گوجرانوالہ میں چمڑے اور چمڑے رنگنے کا ایک فنی ادارہ اور لائلپور میں ایک ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے انتظامات تقریباً مکمل ہو گئے ہیں۔ ادارہ فورڈ فونڈیشن کی اعانت سے راولپنڈی میں ایک پولی ٹیکنیک ادارہ قائم کرنے اور ریاست ہائے امریکہ کے غیر ملکی امدادی ادارے کی طرف سے مہیا شدہ امداد سے گھریلو صنعتوں کے لئے ایک تحقیقاتی اور تربیتی مرکز جاری کرنے کے منصوبوں پر موثر کارروائی کی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی لاہور میں تربیت کا معیار بلند کیا جا رہا ہے۔ لکڑی کے کام کا ایک ادارہ جہلم میں کھولا جا رہا ہے سیالکوٹ کے میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ میں نئے اور اعلیٰ تعلیمی کورس کا انتظام کیا گیا ہے۔

لیبر: کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں میں صنعت منظم ٹریڈ یونین بنانے کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے جو حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسی کی وجہ ہے کہ ۱۹۴۷ء میں ۲۷ ٹریڈ یونینوں کے مقابلہ میں ۵۴-۱۹۵۳ء کے دوران ٹریڈ یونینوں کی تعداد ایک سو بتیس تک پہنچ گئی ہے۔ ان ٹریڈ یونینوں کے ارکان کی تعداد ۴۹-۱۹۴۸ء میں ایک لاکھ سے کچھ اوپر تھی۔ لیکن ۵۴-۱۹۵۳ء میں رکنیت کی تعداد دو لاکھ اٹھتر ہزار نو سو بائیس تک جا پہنچی ہے۔ لیبر سے متعلق قوانین کے نفاذ کارخانوں میں پیدا شدہ جھگڑوں کی مصالحت لیبر اور انڈسٹری سے متعلق مسائل کے بارے میں اعداد و شمار اور دیگر اطلاعات کی فراہمی اور مزدور کی زیادہ بہبود کے لئے اپریل ۱۹۵۲ء میں ایک علیحدہ لیبر ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا تھا کارخانہ داروں اور مزدوروں کے درمیان گہرا ارتباط اور اہتمام تقسیم پیدا کرنے کے سلسلے میں حکومت کی کوششوں کے طفیل مزدوروں کے جھگڑوں اور ہڑتالوں کے وقوعات میں بہت حد تک کمی واقع ہو گئی ہے۔

تحریک امداد باہمی

امداد باہمی کی تحریک نے محکمہ امداد باہمی کی جملہ سرگرمیوں کے میدان میں بتدریج ترقی کی ہے۔ دستی کھڈیوں پر کام کرنے والے کاریگروں کی تنظیم۔ ٹیوب ویل کے آبپاشی کی موجودہ سہولتوں میں اضافہ سرکاری اراضیات پر امداد باہمی کے اصولوں پر کھیتی باڑی کے طریق کے ضبط و نظم اور مقدد کوآپریٹو سٹورز اور کمیشن شاپ کے ذریعہ اشیاء فروخت کرنے کی سہولتوں میں اضافہ سے امداد باہمی کی تحریک کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تقسیم کے وقت صوبے میں امداد باہمی کی تیرہ ہزار دو سو آٹھ انجمنیں کام کر رہی تھیں۔ اس وقت ان انجمنوں کے اراکین کی تعداد چار لاکھ اٹھتر ہزار سات سو بہتر تھی اور ان کا سرمایہ موجودہ کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپیہ تھا۔ لیکن موجودہ وقت میں انجمنوں کی تعداد پندرہ ہزار آٹھ سو چھبیس ہے۔ تعداد رکنیت چھ لاکھ چونتیس ہزار آٹھ سو تیرہ اور سرمایہ کار پچیس کروڑ اٹھائیس لاکھ چھہتر ہزار دو سو چھ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت اکاون سنٹرل کوآپریٹو بنک اور کوآپریٹو یونین کام کر رہی ہیں جن کی ستاون شاخیں صوبے کے طول و عرض میں کام کر رہی ہیں۔ مہاجرین طلباء کو ۲۵ لاکھ روپے سے زیادہ مہیا کئے گئے ہیں۔ اور اب اس مقصد کے لئے چھ لاکھ روپیہ مزید دیا گیا ہے حکومت اب تک مجموعی طور پر مہاجرین پر ۲ کروڑ ۵۶ لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ہے مہاجرین کی آمد سے شہروں میں آبادی کے بڑھنے سے جگہ کی جو قلت ہو گئی ہے۔ اسے دور کرنے کی غرض سے پنجاب بھر میں نواحی شہر آباد کئے جا رہے ہیں۔ ان شہروں میں مہاجرین کو تیس روپے ماہوار کے برائے نام کرایہ پر مکان دیئے جائیں گے۔ اور انہیں وہ آسان قسطوں پر خرید بھی سکیں گے۔

دیہاتی امداد کا پروگرام

حکومت پنجاب دیہاتی امداد کے پروگرام کی تکمیل پر زور دے رہی ہے۔ جس میں دیہاتی زندگی کے تقریباً جملہ پہلو موجود ہیں۔ اس پروگرام کا سب سے بڑا مقصد ایک گاؤں کے رہنے والے میں خود اعتمادی اور خود کفالت کا جوہر پیدا کرنا ہے۔ تاکہ وہ اپنے مسائل کو خود سمجھ کر حل کرنے کے قابل ہو جائے۔

گاؤں کے درجے پر کام کرنے والے کارکنوں کی پہلی جماعت جو ۴۸ مردوں اور ۳۸ خواتین پر مشتمل تھی قائد آباد کے دیہاتی امداد کے ادارہ تربیت میں اپنی تربیت مکمل کر کے اپریل ۱۹۵۴ء میں ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال میں دیہات سدھار کے کام میں مصروف ہوئی۔ جون میں قائد آباد کا ادارہ اپنی نئی عمارت میں لالہ موسیٰ منتقل ہو گیا۔ سر دست لالہ موسیٰ میں ۶۵ افراد زیر تربیت ہیں جن میں ۱۲ خواتین ہیں۔

ایک دوسرا ادارہ تربیت لائل پور میں کھولنے کی تجویز ہے۔ یہاں محکمہ زراعت کی نوازش سے یہ ادارہ لائلپور زراعتی کالج فارم میں کھولا جائیگا۔ اس ادارہ کا تعمیری کام شروع ہو چکا ہے اور توقع ہے کہ جنوری ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتے سے یہ ادارہ کام شروع کرے گا۔

روڈ ٹرانسپورٹ

پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ حکومت نے موٹر وہیکلز ترمیم ایکٹ بابت ۱۹۵۱ء کے تحت قائم کیا۔ متعلقہ سکیموں کے بموجب جنہیں عارضی طور پر التواء میں ڈال دیا گیا تھا۔ جملہ گاڑیوں کو پانچ سال کے اندر مکمل طور پر بنانا تھا۔ اور یہ معیار ۱۹۵۲ء کے وسط سے قائم ہونا تھا شومئی قسمت اس سلسلے میں مناسب ابتداء نہیں ہو سکی۔ کیونکہ گاڑیاں کافی تعداد میں میسر نہ آسکیں۔ بہرصورت بورڈ نے اپنا کام جاری رکھا اور گذشتہ دو سال میں بسیں نئے رستے اس نے اپنے حلقہ معیار میں لئے۔

یہ بورڈ پنجاب کے تمام اہم راستوں پر سواری گاڑیاں چلاتا ہے۔ یہ بورڈ لاہور۔ راولپنڈی۔ اور ملتان میں بسیں بھی چلا رہا ہے حال ہی میں اس نے ۲۰۲ ڈیزل گاڑیاں خریدی ہیں۔ جن کی باڈیاں بنائی جا رہی ہیں۔ بورڈ کے پاس اب چھ سو گاڑیاں ہیں۔ جن میں سے ۸۰ فیصد ڈیزل قسم کی ہیں۔ آئندہ کی پالیسی یہ ہے کہ پٹرول سے چلنے والی گاڑیوں کو بتدریج ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں سے بدل دیا جائے۔ روڈ ٹرانسپورٹ صوبے کے لئے آمدنی کا اچھا ذریعہ ثابت ہوئی ہے کیونکہ ایک کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کی لاگت سے ۵۴-۱۹۵۲ء کے آخر تک اعشاریہ ۸۰ کروڑ کی خالص آمدنی ہوئی۔

لنڈن کے ہڑتالیوں کی تعداد میں اضافہ

لنڈن ۱۷ ؍ اکتوبر۔ یہاں ہڑتالیوں کی تعداد ۲۲،۵۰۰ تک پہونچ گئی ہو جو لنڈن کی بندرگاہ کی تاریخ میں عظیم ترین ہے۔ وزیر محنت مسٹر والٹر مانکٹن نے ہڑتال کو ختم کرانے کی غرض سے مالکان اور یونینوں کے نمائندوں کے ساتھ متعدد ملاقاتیں کیں۔ مسٹر والٹن کی اس مصالحانہ مداخلت کے بعد کل کابینہ کا اجلاس بھی بلایا گیا۔ اور ٹرانسپورٹ اور جنرل ورکرز یونین کے سیکرٹری جنرل مسٹر آرتھر ڈیکن نے بھی کارکنوں سے ہڑتال بند کرنے کی اپیل کی ناکامی کے بعد وزیر محنت کی جانب رجوع کیا۔

گودیوں کے ہڑتالیوں کی تعداد آج ۲۲،۵۰۰ سے زیادہ تھی۔ جو بندرگاہ کی تاریخ میں عظیم ترین ہے۔ ان کے علاوہ جہازوں کی مرمت کرنیوالے ۱۸۰۰۰ ہزار کارکنوں نے بھی کسی دوسرے تنازع کی بناء پر کام بند کر دیا ہے۔ آج بھی جب مسٹر والٹر یونین لیڈروں اور مالکان کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعے کوئی حل تلاش کرنے کی کوشش کی تو مزدوروں نے کھلم کھلا گودیوں اور جہاز مرمت کرنے والے کارکنوں اور لبوں کے ہڑتالیوں کی تعداد میں اضافے کی کوششیں شروع کر دیں۔

برما سے غیر ملکی فوجیوں کا انخلاء

نیو یارک ۔ ۱۵ ؍ اکتوبر ، پاکستان ، بھارت برطانیہ اور دیگر سات ممالک نے آج اقوام متحدہ کی اس قرارداد کی حمایت کی جس میں برما میں مقیم غیر ملکی فوجیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ اور خود کو حکومت کے سپرد کر دیں۔

اس قرارداد میں جو اقوام متحدہ کی خصوصی سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ فوجی کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں یا کون ہیں۔ لیکن برما نے کہا ہے کہ یہ فوجی قوم پرست چینی افواج کے وہ لوگ ہیں۔ جو چین کی خانہ جنگی کے بعد سرحد پار کر کے برما بھاگ آئے تھے۔

برطانیہ کے مسٹر کراسفورڈ نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ برما کی سرزمین میں غیر ملکی فوجیوں کی ایک بہت بڑی تعداد کی موجودگی نے حکومت برما کو ایک پریشان کن مسئلہ میں الجھا رکھا ہے۔

خان ممدوٹ کی خالی نشست

لاہور ۱۷ ؍ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے خان افتخار حسین ممدوٹ کے گورنر مقرر ہو جانے سے اندرون شہر لاہور کی خالی شدہ نشست حلقہ [illegible] کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواستیں بمعہ پانچ سو روپیہ فیس ۲۲ ؍ اکتوبر تک سیکرٹری پارلیمنٹری بورڈ دفتر پنجاب مسلم لیگ کے پتہ پر پہونچ جانی چاہئیں

بھارت میں گاؤکشی کے خلاف تحریک مظاہرین کا پولیس سے تصادم

لکھنؤ ۱۷ ؍ اکتوبر۔ گاؤکشی کے خلاف ستیہ گرہ کی تحریک نے زیادہ نازک شکل اختیار کر لی ہے۔ تحریک تین گھنٹہ تک جاری رہی اور اس مدت میں ۱۲۵ گرفتاریاں کی گئیں مظاہرین نے کونسل ہاؤس کے سامنے کھڑے ہونے کی کوشش کی اور گرفتار ہو گئے۔ ۱۲ بجے تک پولیس نے ستیہ گرہیوں سے بھر کر سات ٹرک جیل کو بھیجے۔

یہ ستیہ گرہ ۲۷ ستمبر سے جاری ہے۔ پہلے ستیہ گرہیوں کو گرفتار کر کے اور شہر سے کچھ دور لے جا کر چھوڑ دیا جاتا تھا۔ دسہرہ کی تعطیلات کے بعد مجالس قانون ساز کا اجلاس شروع ہوا۔ تو ستیہ گرہ زور پکڑ گئی۔ پولیس والوں نے الزام لگایا ہے کہ ستیہ گرہیوں نے حملہ کر کے کئی پولیس والوں کو زخمی کر دیا۔

حیدرآباد دکن کے فرقہ وارانہ فسادات

حیدرآباد دکن ۱۷ ؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستی کانگرس کی مقرر کردہ کمیٹی کے اندازہ کے مطابق گذشتہ اگست کے نظام آباد کے فرقہ وارانہ فسادات میں دو لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ جن لوگوں کو ان فسادات سے نقصان پہونچا ہے۔ ان کی جزوی بحالی پر کم از کم ایک لاکھ روپیہ صرف کرنا ہوگا۔ کمیٹی نے مصیبت زدوں کو میونسپلٹی کے اور دیگر ٹیکسوں کی ادائیگی سے معاف کئے جانے کی بھی سفارش کی ہے۔

دریائے گومتی میں پھر سیلاب آگیا

کومیلا ۱۷ ؍ اکتوبر۔ حال ہی میں بھارت کی تری پورہ پہاڑیوں میں جو بارشیں ہوئیں ہیں۔ ان کے باعث دریائے گومتی میں پھر سیلاب آگیا ہے جمعرات کی شام کو پانی کی سطح ۳۷ فٹ ۸ انچ تھی۔ یہ خطرناک سیلاب کے بلند ترین نشان سے صرف سات انچ نیچے ہے۔ اب تک سیلابوں سے پانی کی جو بلند ترین سطح ریکارڈ کی گئی ہے۔ وہ ۳۷ فٹ سات انچ ہے پانی کی سطح تین گھنٹے میں ڈیڑھ انچ کی رفتار سے بلند ہو رہی ہے۔ دریا کا پانی کئی مقامات پر کناروں سے باہر بہہ کر نواحی علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اس سال پچھلے دو مہینوں میں دریائے گومتی میں یہ تیسرا سیلاب آ رہا ہے

کراچی کو جلد ہی گورنری صوبہ بنا دیا جائیگا

کراچی ۱۷ ؍ اکتوبر۔ اگر مرکزی حکومت نے اختر حسین کمیٹی کی سفارشات قبول کر لیں۔ تو کراچی ایک گورنری صوبہ بن جائے گا۔ اس کا ایک ایوانی لیجسلیچر ہوگا۔ اور ایک کابینہ زیر تکمیل رپورٹ ضروری قوانین کے لئے مرکز کے تبصرہ کے ساتھ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جائے گی۔

اس طرح وفاقی دارالحکومت کی آئینی حیثیت میں اضافہ کے لئے کراچی کے باشندوں کی ۵ سالہ مہم کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائیگی۔ اب تک کراچی کا انتظام ایک ناظم اور ایک چیف کمشنر کے ہاتھ میں رہا۔ جو مرکزی وزارت داخلہ کے سامنے جواب دہ تھے۔

کراچی کے نئے صوبہ میں آس پاس کے کچھ اور دیہات شامل کر دیئے جائیں گے۔ اس کی وجہ سے صوبہ کا رقبہ چند ہزار مربع میل بڑھ جائے گا لیکن آبادی میں کچھ زیادہ اضافہ نہیں ہوگا۔

مصر اور جرمنی کا معاہدۂ تیل

قاہرہ ۱۷ ؍ ۱۵ اکتوبر۔ کل مصری وزیر تجارت و صنعت اور جرمن آئل کمپنی کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کر دئے گئے ہیں۔ جرمن کمپنی کو مشرق کے ۲۶۰۰ مربع میں پھیلے ہوئے ۲۹ علاقوں میں ۳۰ برس تک تیل نکالنے کی اجازت ہوگی

حکومت رائلٹی کے طور پر نصف علاقے سے ۱۵ فی صد خام تیل اور دوسرے نصف حصے سے ۲۵ فی صد خام تیل وصول کرے گی۔

ہند چینی کی حالت سنگین اور حوصلہ شکن ہے

واشنگٹن ۱۷ ؍ اکتوبر۔ امریکی سینٹ کے ایک رکن مسٹر مائک مینسفیلڈ نے، جنہوں نے اگست اور ستمبر کے مہینے میں ہند چینی کی ملحقہ ریاستوں ویٹ نام لاؤس اور کمبوڈیا کا دورہ کیا تھا۔ آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ اس علاقے کی حالت سنگین اور حوصلہ شکن ہے۔ لیکن اصلاح کی امید بھی باقی ہے سینٹر مینسفیلڈ کو ہند چینی کے معاملات کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ اس سے پہلے بھی کئی بار اس علاقے کا دورہ کر چکے ہیں۔ اپنے حالیہ دورہ کی اثناء میں انہوں نے منیلا کانفرنس میں امریکی نمائندے کی حیثیت سے بھی شرکت کی

پاکستان سے کشیدہ تعلقات کی ذمہ داری نہرو پر عائد ہوتی ہے

لنڈن ۱۷ ؍ اکتوبر آج مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر مصالحت کرنے سے انکار کرنے کے باعث مسٹر نہرو پاکستان کے ساتھ بھارت کے خراب تعلقات کے ذمہ دار ہیں "گارڈین" نے بھارت کے وزیراعظم کی حیثیت سے مسٹر نہرو کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے ظاہر کی ہے۔

گارڈین نے مزید لکھا ہے کہ ان کے مداحوں کے دعوں کے برعکس مسٹر نہرو کا کردار اچھائیوں سے ہی لبریز نہیں ہے۔ پاکستان کے ساتھ تنازعہ کشمیر کی بناء پر تعلقات کی خرابی کی ذمہ داری انہیں پر عائد ہوتی ہے۔

تعمیر مکانات کے سلسلے میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی

(بقیہ صفحہ اول)

اراکین اور بعض احباب جماعت کے علاوہ ہریکے ٹرانسپورٹ کے مکرم چوہدری فتح محمد صاحب بھی قافلہ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

قافلہ آپ ہی کی پیش کردہ تین لاریوں اور ایک اسٹیشن ویگن میں سوار ہو کر مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی ریلیف آفس واقع جودھامل بلڈنگ لاہور پہنچا۔ چوہدری صاحب موصوف قبل ازیں بھی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو امدادی اشیاء بھیجنے کے لئے نہایت فراخدلی سے ٹرانسپورٹ کی سہولتیں بہم پہنچاتے رہے ہیں۔ اور اس بناء پر خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

حکام سے رابطہ

قافلہ کے پہنچنے کے معاً بعد ٹیلیفون پر پولیس حکام کو وفد کے خدام کی آمد سے مطلع کیا گیا۔ چنانچہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب لاہور مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب باجوہ جو پہلے ہی سے قافلہ کی آمد کے منتظر بیٹھے تھے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نمائندوں اور قافلے کے لیڈر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے فوری طور پر ان کے آفس پہنچ کر پروگرام طے کرنے کی درخواست کی چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجالس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک نمائندہ وفد نے رات کو گیارہ بجے وہاں جاکر باہمی صلاح مشورہ سے اس امر سے متعلق جملہ تفصیلات طے کیں۔ کہ کن کن سیلاب زدہ علاقوں میں کتنے کتنے معمار صاحبان اور خدام کی ضرورت ہوگی۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے ہر علاقے کی ضروریات کے متعلق تمام متعلقہ تھانوں سے مزید معلومات پہلے ہی حاصل کی ہوئی تھیں۔ چنانچہ وہاں سے واپس آنے کے بعد ان کی بتائی ہوئی تیرہ بستیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ تیرہ تعمیری پارٹیاں تشکیل دی گئیں اور انہیں علی الصبح پولیس کی فراہم کردہ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ اپنے اپنے متعلقہ علاقے میں جاکر تعمیر کا کام شروع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ہر چند کہ ان پارٹیوں نے پولیس افسران کی ہدایات اور زیر نگرانی کام کرنا تھا۔ تاہم انہیں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کے لئے کہا گیا۔ کہ وہ پہلے غریب بیواؤں اور لاوارث مسکینوں کے مکانات تعمیر کرنے کی کوشش کریں۔

خدام کے کام کا جائزہ

آج صبح پروگرام کے مطابق جب خدام کی پارٹیاں مختلف جہات میں روانہ کر دی گئیں تو کچھ عرصہ بعد خدام کو کھانا پہنچانے اور ان کے کام کا جائزہ لینے کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لاہور کے بعض عہدیدار مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی معیت میں تمام متعلقہ بستیوں کے دورے پر روانہ ہوئے۔ وفد کے اراکین کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ہر جگہ خدام پوری جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ انہیں نہ کھانے کی فکر تھی۔ اور نہ کسی غیر ضروری بات کرنے کی فرصت۔ وہ پورے انہماک کے ساتھ تعمیر کے کام میں ہمہ تن مصروف تھے۔ ایک جگہ جب مکرم صاحبزادہ صاحب نے خدام کو کھانا کھانے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے جواب دیا ہم کام ختم کر کے ہی ...... کھانا کھائیں گے۔ آپ کھانے وغیرہ کی فکر نہ کریں۔ اس جذبہ و جوش کا حکام اور عوام سب پر بہت گہرا اثر تھا۔ چنانچہ جب لیاقت پارک میں میاں صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے پولیس کے ایس۔ آئی سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے خوب کام لیں۔ اور ان کی اچھی طرح سے نگرانی کریں۔ تو ایس۔ آئی نے کہا ہمیں یہ کہہ کر آپ شرمندہ نہ کریں۔ انہیں تو اپنی ذمہ داری کا خود بہت احساس ہے۔ انہوں نے تو جان لڑا رکھی ہے۔ اب ہم انہیں کہیں تو کیا کہیں۔

لوگوں کا ہجوم

وفد جب دہرم پورے کی بستیوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ تو وہاں متعدد ایسے لوگ اور غریب عورتیں آجمع ہوئے۔ جو بڑی عاجزی سے یہ درخواست کرتے تھے۔ کہ ان کا مکان بھی تعمیر کیا جائے۔ کئی مواقع پر ایسے لوگوں نے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محمد سعید احمد صاحب کا راستہ روک لیا۔ ایسے تمام لوگوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ قریب کے تھانے کو اپنی ضرورت سے مطلع کریں۔ سو وہ ہمارے آدمیوں سے ان کا مکان بھی بنوا دیں گے بعد میں تھانہ میں پہنچ کر وہاں کے انچارج صاحب کو ان کے نام لکھوا دیئے گئے۔ اور کہا گیا۔ کہ وہ ان لوگوں کے مکانوں کو بھی ذہن میں رکھیں۔ اور ہمارے آدمیوں سے انہیں تعمیر کرائیں۔ کمہار پورے میں جہاں بے شمار مکان ٹوٹے پڑے ہیں ہمارے خدام ایک غریب بیوہ کا مکان تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔ وہاں ایک ضعیف آدمی مسمی مہردین نے بآواز بلند اراکین وفد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کے دل میں رحم ڈالا ہے کہ آپ ہم غریبوں کی مدد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ آپ کا نیک نمونہ دیکھ کر ہمارے دل سے ہزار ہزار دعا نکلتی ہے

ذیلدار پارک اچھرہ

ذیلدار پارک کے علاقے میں جماعت اسلامی کے صدر دفتر کے نزدیک کانگڑہ کے غریب مہاجرین کی ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ جب سہ پہر کے قریب جائزہ لینے والی پارٹی وہاں پہنچی۔ تو اس وقت تک ہمارے معمار صاحبان اور خدام ایک کمرہ مکمل کرنے کے علاوہ تین اور مکانوں کی دیواریں اٹھا چکے تھے۔ وہاں کے لوگوں نے کہا۔ کہ آپ کے آدمیوں نے کمال کر دکھایا ہے۔ انہوں نے اس قدر محنت اور تیزی سے کام کیا ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ہمارے پاس اینٹیں وغیرہ کم ہو گئی ہیں۔ ورنہ یہ آج ان کو مکمل کر دیتے۔ اور اگر یہ مکمل نہیں ہوئے۔ تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ قصور ہمارا اپنا ہے۔ انہوں نے اپنی مصیبت کا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ پہلے لوگ ہیں کہ جنہوں نے ہماری بستی میں آکر زبانی ہمدردی کی بجائے کام کر کے دکھایا ہے۔ اس سے پہلے بے شک پولیس نے توے وغیرہ اٹھا کر ہماری امداد کی تھی۔ لیکن آپ کے اور پولیس کے سوا یہاں کوئی اللہ کا بندہ نہیں آیا۔ کہ جس نے دیکھتے ہی دیکھتے مکان کھڑے کر دیئے ہوں

پولیس کی شاندار جدوجہد

کانگڑہ کے غریب مہاجرین کو تسلی دینے کے بعد پارٹی ملتان روڈ پر مندر چونی لال پہونچی۔ یہاں بارش زدگان کے لئے حکومت کی طرف سے کوارٹر تعمیر ہو رہے ہیں۔ اس جگہ یہ دیکھ کر بے حد تسلی ہوئی کہ یہاں میٹریل کافی تعداد میں موجود تھا۔ اور پولیس کی قابل قدر نگرانی میں ہمارے خدام اس قدر کام مکمل کر چکے تھے۔ جتنا کہ فی الواقعہ ہو سکتا تھا۔ باقی جگہوں پر بھی اگرچہ پولیس کی انتھک جدوجہد اور نگرانی قابل تعریف تھی۔ لیکن سامان تعمیر کی کمی ہونے کی وجہ سے کام پوری حد تک سرانجام نہیں پا رہا تھا۔ اور جس کا ہمارے اپنے خدام کو بے حد افسوس تھا۔ کیونکہ اگر دوسری جگہوں پر بھی میٹریل وافر مقدار میں ہوتا۔ تو وہ آج شام تک اور بہت سے مکانات مکمل کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔

یہاں سید خادم حسین صاحب اے۔ پی۔ آئی

---

۳۳ آج اتنا طاقتور ہے۔ دو مرکز ..... زبردست طاقت ہے اس کی وجہ یہ کی خواہش .....

اور چوہدری غلام رسول صاحب نائب کانسٹیبل نے خدام کی بے لوث خدمات کو بے حد سراہا اور اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ خدام نے کھانا پیش کرنے کے سلسلہ میں ان کی پیشکش کو کسی صورت میں قبول نہیں کیا

اس کے بعد پارٹی نے دھوبی منڈی واقعہ پرانی انارکلی مزنگ اور راوی روڈ کی بستیوں میں خدام کے کام کا جائزہ لیا۔ اور ہر جگہ پولیس اور عوام کو خدام کی ان تھک مساعی پر ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ اس پارٹی میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم سید احمد صاحب مکرم سید بہاول شاہ صاحب مکرم مبارک محمود صاحب مکرم شاہد محمد شریف صاحب مکرم سردار نور احمد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب بھی شامل تھے۔ اس دورے میں ہر جگہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے بہت سے مریضوں کو دیکھا اور انہیں ضروری ادویات مفت بہم پہنچائیں

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ پولیس حکام نے مجلس سے مختلف علاقوں کے لئے ۶۱ معمار طلب کئے تھے۔ مجلس نے بفضلہ تعالیٰ آج ستر سے زائد معمار پیش کئے۔

قائد ملت کی برسی۔ (بقیہ صفحہ اول)

قدروں پر عمل کر سکتا ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے قرآن کریم میں پیش کی گئی تھیں مسٹر بروہی نے کہا میں نے قائد ملت کی وفات سے چند دن پہلے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر دل کھول کر ان سے بحث کی تھی۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ موجودہ دور میں کوئی ملک الگ تھلگ رہ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ وہ اسلامی ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے بے حد خواہشمند تھے۔

پنجاب کے وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے بھی ایک نشری تقریر میں کہا۔ کہ قائد ملت نے اپنی جان قربان کر کے ہمیں ملک و قوم کی خاطر اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرنا سکھایا ہے۔ مشرقی پاکستان کے قائمقام گورنر مسٹر ٹامس ایلس نے کہا۔ کہ قائد ملت کو ملک کے روشن مستقبل کے متعلق پورا پورا اعتماد تھا۔

راولپنڈی میں لیاقت باغ میں لیاقت بارہ دری کے سامنے ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب کرتے ہوئے دفاع کے وزیر مملکت سردار امیر اعظم خان نے کہا کہ قائد ملت نے پاکستان کے اتحاد و استحکام کے لئے بڑی تندہی سے کام کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ دفاع کے معاملہ میں پاکستان آج بھی اس پالیسی پر چل رہا ہے۔ جو قائد ملت نے بنائی تھی۔ سردار امیر اعظم خان نے کہا۔ پاکستان ۳۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵